تذکرہ اسلاف

مفکر اسلام، ممتاز عالم دین

رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم

علامہ محمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد رمضان یوسف سلفی

حضرت مولانا حافظ عبدالغفور جہلمی رحمۃ اللہ علیہ کے نام اور کام سے ایک دنیا آگاہ ہے۔ وہ نہایت نیک، متقی، ذکی وفطین اور صاحب علم انسان تھے۔ جماعت اہلحدیث کے بے لوث مبلغ اور اسلام کے سچے داعی تھے۔ انہوں نے اپنی حیات مستعار کے دن اعلائے کلمۃ اللہ کی سربلندی اور توحید وسنت کی اشاعت میں صرف کئے۔ حافظ صاحب کی سرگرمیوں کا مرکز جہلم ٹھہرا۔ انہوں نے اس خطے میں مسلکی فروغ کیلئے جہد مسلسل سے مثالی کام کر کے دکھایا۔ اس وقت ضلع جہلم اور اس کے گردونواح میں جامعہ علوم اثریہ اور دیگر ادارے اور مساجد حافظ صاحب کی باقیات وصالحات میں شمار ہوتے ہیں۔ بلاشبہ حافظ صاحب مرحوم کی حسنات کی فہرست طویل ہے اس نابغہ عصری عالم دین نے 16 اکتوبر 1986 کو وفات پائی۔ اور جہلم میں آسودہ خاک ہوئے وہ خود تو متحرک اور فعال شخصیت تھے ہی انہوں نے اپنی اولاد کی بھی عمدہ تربیت کی اور انہیں دین اسلام کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ ماشاءاللہ ان کے تمام بیٹے دین کے خادم اور عالم دین بنے اور بیٹیاں بھی قرآن و حدیث کے علم سے بہرہ مند ہوئیں۔ مولانا حافظ محمد مدنی مرحوم حضرت حافظ عبدالغفور جہلمیؒ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ ان میں اپنے والد گرامی قدر کی بہت سی خوبیاں پائی جاتی تھیں۔ وہ قرآن کے حافظ، حدیث کے عالم، عصری تعلیم سے آراستہ اور مستند عالم دین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حافظ مدنی مرحوم کو علم وفضل کی بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ وہ اوصاف وکمالات کے اعتبار سے اونچے مقام ومرتبے کے حامل تھے۔

طبقہ علماء میں انہیں بڑی قدرومنزلت حاصل تھی اور جماعت اہلحدیث میں انہیں تحسین کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ انہوں نے جماعت اہلحدیث کی تعمیروترقی کیلئے مرکزی جمعیت اہلحدیث کی طرف سے خوب کام کیا۔ ان کے ابتدائی حالات کچھ اس طرح ہیں۔

5 جنوری 1946 ہفتہ کے دن پیدا ہوئے۔ ان کا مولد فتح پور گوگیرہ ضلع اوکاڑہ ہے۔ عمر عزیز کی چند منزلیں عبور کرنے کے بعد ان کی تعلیم شروع ہوئی۔ حصول علم کیلئے دارالعلوم تعلیم الاسلام ماموں کانجن، جامعہ سلفیہ فیصل آباد، اور جامعہ شرعیہ دال بازار گوجرانوالہ میں زیر تعلیم رہے۔ اور کبار علماء سے علمی فیض حاصل کیا۔ تحصیل علم کے بعد مولانا مدنی مرحوم نے ادارہ علوم اثریہ منٹگمری بازار فیصل آباد سے حدیث میں تخصص کیا اور سند فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد مزید اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی کا رخ کیا اور وہاں عالم اسلام کے نامور شیوخ سے قرآن وحدیث کا علم پڑھا اور سند فراغت حاصل کی۔ دیار حبیب میں دوران تعلیم آپ مسجد نبویؐ میں درس حدیث ارشاد فرماتے رہے۔ اور حج کے ایام میں انہیں حرم شریف، منیٰ، مزدلفہ، اور عرفات میں حجاج کرام کی راہنمائی کیلئے مقرر کیا جاتا رہا۔ آپ نے جن عظیم المرتبت اساتذہ کرام کے آگے زانوئے تلمذ طے کئے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حافظ محمد گوندلویؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ محدثؒ جھال خانوآنہ اور مولانا حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالویؒ۔ رحمھم اللہ تعالیٰ

دینی تعلیم سے فراغت کے بعد مولانا مدنی مرحوم نے وطن عزیز میں توحید وسنت کی دعوت پھیلانے کا فریضہ حسن وخوبی سے انجام دیا۔ وہ شعلہ بیاں خطیب اور سلجھے ہوئے مقرر تھے۔ ان کے خطبات اور مواعظ عالیہ نے سینکڑوں لوگوں کو توحید کی سمجھ عطا کی اور انہیں سنت کا عامل بنا دیا۔ علامہ مدنی مرحوم تحریر

نگارش کا بھی عمدہ سلیقہ رکھتے تھے، ان کے نوک دار قلم سے: ''مرزائی کافر کیوں؟''، ''دوندے جانور کی قربانی''، ''پیر عبدالقادر جیلانی کی نماز'' اور ''قرآن پاک اور شیعہ'' (عربی مقالہ) جیسی وقیع کتب معرض وجود میں آئیں۔

علامہ مدنی مرحوم بلند پایہ مدرس اور منتظم بھی تھے۔ ان میں وہ تمام اوصاف پائے جاتے تھے جو ایک منتظم میں ہونے ضروری ہیں۔ انہوں نے اپنے والد گرامی مولانا حافظ عبدالغفور جہلمی مرحوم کی وفات کے بعد جب جامعہ علوم اثریہ جہلم کی نظامت سنبھالی تو اس ادارے کی تعمیر و ترقی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت اٹھا نہ رکھی۔ جامعہ علوم اثریہ کی بہتری کیلئے انہوں نے غیر ملکی اسفار بھی کئے اور اندرون ملک بھی وہ اس کی ترقی کیلئے کوشاں رہے۔ بلاشبہ مدنی صاحب کی محنتوں کا ثمرہ ہے کہ آج جامعہ علوم اثریہ کا شمار جماعت اہلحدیث کی چند بڑی جامعات میں ہوتا ہے۔ حافظ عبدالغفور مرحوم نے جس خلوص اور خون جگر سے جامعہ علوم اثریہ کی آبیاری کی تھی ان کے صاحبزادوں نے بھی اس کی ترقی میں اپنے شب و روز لگا دیئے۔ علامہ مدنی مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے نائب امیر بھی تھے۔ ان کی رائے اور مشوروں کو اہمیت دی جاتی تھی۔ اندرون ملک اور دیار عرب میں ان کا حلقہ اثر بہت وسیع تھا۔ علمائے کرام اور شیوخ عظام سے ان کے تعلقات بہت قریبی تھے۔ ہر کوئی ان سے محبت سے پیش آتا اور یہ محترم بھی دوسروں کی عزت و تکریم میں کھلے دل اور ظرف کا مظاہرہ کرتے۔ اپنے سے بڑوں کا احترام اور چھوٹوں سے محبت اور شفقت ان کی دلآویز شخصیت کا خوبصورت پہلو تھا۔ اپنے اساتذہ کرام اور والد محترم کے دوستوں سے ہمیشہ خلوص و محبت سے ملتے۔ ان کی خدمت عالیہ میں تحفے تحائف پیش کر کے خوشی محسوس کرتے۔ افسوس اب جماعت اہلحدیث اس لائق تکریم عالم دین سے محروم ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علامہ موصوف نے دو شادیاں کیں ان سے ان کے 6 بیٹے اور 4 بیٹیاں اب تلک بقید حیات ہیں۔

کچھ عرصہ سے علامہ مدنی بخار اور دیگر عوارض میں مبتلا تھے۔ آخر 18 فروری کی شام ان کا سفینہ حیات ڈوب گیا۔ اگلے روز 19 فروری کو بعد نماز ظہر ریلوے کی شیشہ گراؤنڈ میں ان کے بھائی حافظ عبدالحمید صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں ہزاروں لوگ شریک ہوئے جن میں دور دراز سے آنے والے علماء کرام اور شیوخ الحدیث بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔

بعد نماز عصر جامعہ علوم اثریہ میں دوبارہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی جس میں زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والوں کے علاوہ عورتوں کی کثیر تعداد نے بھی شرکت کی۔

بعد ازاں اس عالم دین کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں پیوند خاک بنا دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں سے درگزر فرماتے ہوئے انہیں جنۃ الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ۔

اسلام، نوع انسانی کیلئے پیغام آزادی

اسلام غلامی کی ہر اس نوع سے آزادی کا نام ہے جو ارتقائے انسانیت میں رکاوٹ بنتی ہے اور اس کو نیکی اور بھلائی کی راہ سے روکتی ہے۔ یہ آزادی کا پیغام ہے، جبر و استعداد سے اور آمرین مطلق سے، جو انسان کے جان و مال، آبرو، عزت نفس اور خود اعتمادی سب کچھ لوٹ لے جاتے ہیں۔ اسلام بتاتا ہے کہ اقتدار کا حقیقی مالک اللہ اور صرف اللہ ہے۔ وہی انسانوں کا فرمانروا ہے۔ سارے انسان اس کی پیدائشی رعایا ہیں وہی انسانوں کی تقدیر کا مالک ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر نہ کوئی کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ کوئی مصیبت یا تکلیف دور کر سکتا ہے۔ قیامت کے دن اگلے پچھلے سارے انسان اس کے حضور جمع کئے جائیں گے اور وہ ان میں سے ہر ایک کے کارنامہ حیات کا حساب لے گا۔ اسلام یہ تعلیم انسان کو خوف، ظلم، بے انصافی اور دوسرے انسانوں کی لوٹ کھسوٹ سے نجات دلاتی ہے۔

(اسلام اور جدید ذہن کے شبہات، محمد قطب شہید)